



سوال

(366) کیا طوطی حلال ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مقتیان شرح متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ طوطی حلال پرندہ ہے یا حرام؟ یمنوا تو جرو۔ (سائل الحافظ محمد خاں مکان نمبر 26، گلی نمبر 2 عبداللہ کالونی سرگودھا شہر)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

طوطی یا دوسرے پرندوں کے حلال و حرام ہونے کے بارے میں یہ ضابطہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ وہی پرندہ حرام ہوگا جس کے بارے میں کتاب و سنت میں نص موجود ہو، یعنی اس کا نام لے کر اسے حرام کہا گیا ہو، مثلاً: کوا، گدھ و غمیرہ یا وہ پرندے جو گل ذی مغب من الطیر کے عام ضابطہ میں آتا ہو۔ یعنی ہر وہ پرندہ حرام ہوگا جو پتے کے ساتھ شکار کرتا ہو یا پھر وہ پرندہ حرام ہوگا جس کو شرعاً مارہینے کا حکم موجود ہے۔ اس ضابطہ کو ذہن میں رکھنے کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ طوطی کے بارے میں شریعت میں ایسا حکم موجود نہیں جس میں اس کے نصاً حرام یا اس کے مارہینے کا ذکر موجود ہو، اور یہ بات محقق اور طے شدہ ہے کہ طوطی ذی مغب بھی نہیں، یعنی پتے سے شکار نہیں کرتا۔ ہاں پتے میں دبا کر کھانا ضرور ہے۔ بہر حال حیوۃ النیوان للعلامہ الدمیری۔ میں طوطی کے بارے میں اختلاف مذکور ہے۔ بعض کے نزدیک حلال ہے اور بعض کے نزدیک حرام ہے۔ مگر حرام والا قول چنداں قوی نہیں۔ حلال والا قول قوی اور صحیح ہے۔ مزید تفصیل ابن قدامہ المغنی اور دوسری کتب متعلقہ میں ملاحظہ فرمائیں، احقر کے نزدیک طوطی حرام نہیں۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ محدیہ

ج 1 ص 865

محدث فتویٰ